REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل
ربوہ

یوم پنجشنبہ
۲۵ صفر ۱۳۷۸ھ
فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

جلد ۴۷/۱۲ ۔ ۱۱ تبوک ۱۳۳۷ ہش ۔ ۱۱ ستمبر ۱۹۵۸ء ۔ نمبر ۲۱۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۰ ستمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق ۸ ستمبر کی اطلاع مظہر ہے:۔

"طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے" الحمدللہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام ڈھاکہ میں سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کا عظیم الشان جلسہ

مسلمان احباب کے علاوہ نامور اہل علم حضرات کی شرکت اور سرور کائنات کے حضور پُر خلوص خراج عقیدت

ڈھاکہ (بذریعہ تار) مورخہ ۷ ستمبر کو ڈھاکہ میں جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام "یوم سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم" کے سلسلہ میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس میں صدارت کے فرائض ڈھاکہ یونیورسٹی کے وائس چانسلر محترم محمد ابراہیم صاحب نے سرانجام دیئے۔ اس عظیم الشان جلسے میں مسلمان احباب کے علاوہ اہل علم غیر مسلم اصحاب بھی بھاری تعداد میں شریک ہوئے۔ اور انہوں نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور نہایت پُرخلوص طریق پر خراج عقیدت پیش کیا۔ بعض نامور غیر مسلم حضرات نے اپنی تقریروں میں یہاں تک کہا کہ آج دنیا امن کے فقدان اور معاشی ناہمواری کے جو خطرناک مسائل سے دوچار ہے۔ ان کا واحد حل اس بے نظیر تعلیم میں ہی مضمر ہے جو حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے آج سے ساڑھے تیرہ سو سال قبل پیش کی تھی

جلسہ کی روئیداد پر مشتمل مکرم جناب محمد عمر بشیر احمد صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ ڈھاکہ کی طرف سے جو تفصیلی تار موصول ہوا ہے۔ اس کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

"جماعت احمدیہ ڈھاکہ کے زیر اہتمام یوم سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ میں اکتیسواں سالانہ جلسہ مورخہ ۷ ستمبر بروز اتوار پانچ بجے شام ڈسٹرکٹ بورڈ ہال ڈھاکہ میں منعقد ہوا جس میں صدارت کے فرائض محترم جناب محمد ابراہیم صاحب وائس چانسلر ڈھاکہ یونیورسٹی نے ادا فرمائے۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد سب سے پہلے جناب دولت احمد خان خادم ایڈووکیٹ ڈھاکہ ہائیکورٹ نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے ہر سال منعقد ہونے والے اس جلسہ سیرۃ النبیؐ کی غرض و غایت بیان کی بعد ازاں دوران تقریر میں انہوں نے اس امر پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی مختلف شعبہ حیات میں کام کرنے والے تمام انسانوں کے لئے اسوۂ حسنہ کا درجہ رکھتی ہے۔ کیونکہ ہر شعبہ زندگی میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے بہترین نمونہ پیش فرمایا ہے۔ اور اس طرح خود اپنے عمل سے بنی نوع انسان کی راہ نمائی فرمائی ہے۔ کہ وہ اس دنیا میں کس طرح کامیاب زندگی گزار سکتے ہیں۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی اس امر پر گواہ ہے کہ آپ صرف ایک نبی اور لوگوں تک خدا تعالےٰ کے احکامات پہونچانے والے تھے بلکہ آپ بہت بڑے مدبر، مقنن، جرنیل اور مملکت کے سربراہ بھی تھے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ آپ انسان ہوتے ہوئے وحی الٰہی کے مورد تھے اس لئے آپ ہی بنی نوع انسان کے لئے بہترین نمونہ قرار پا سکتے تھے۔ کوئی ایسا وجود جو ابن اللہ یا اوتار کہلاتا ہو وہ انسانوں کے لئے نمونہ نہیں بن سکتا۔

ان کے بعد ڈھاکہ یونیورسٹی کے پروفیسر ڈاکٹر گوبند چندر دیو نے اپنی تقریر میں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ اسلام کے معنے امن کے ہیں۔ اور آجکل تمام قومی اور بین الاقوامی معاملات میں جس چیز کی سب سے زیادہ ضرورت محسوس کی جا رہی ہے۔ وہ امن ہی ہے آپنے مزید فرمایا۔ موجودہ معاشرے کی سب سے بڑی خرابی دولت کی غیر منصفانہ تقسیم ہے۔ اس کی وجہ سے ایک طرف تو بے انتہا دولت سمٹ کر چند ہاتھوں میں آتی چلی جا رہی ہے۔ اور دوسری طرف غیر معمولی طور پر افلاس بڑھ رہا ہے میرے نزدیک نماز اور زکوٰۃ سے متعلق اسلام نے جو تعلیم پیش کی ہے۔ وہ تعلیم ہی اس مسئلہ کا واحد حل ہے۔

جگن ناتھ کالج ڈھاکہ کے پروفیسر جناب اجیت کمار گوہا نے اپنی تقریر میں اس امر پر زور دیا کہ آجکل کی انحطاط پذیر اور روحانی لحاظ سے پسماندہ دنیا میں انسانیت کو روشنی اور راہ نمائی حاصل کرنے کے لئے مذہبی پیشواؤں کی طرف رجوع کرنا چاہیئے۔

اس ضمن میں آپ نے "یوم سیرۃ النبیؐ صلے اللہ علیہ وسلم" منانے کے اقدام کو سراہا اور اس کا خیر مقدم کرتے ہوئے جلسے کے انعقاد پر خوشی کا اظہار کیا۔ اس تمہید کے بعد آپ نے فرمایا۔ یہ پیغمبر اسلام (صلی اللہ علیہ وسلم) ہی تھے۔ کہ جنہوں نے ایک ایسا مذہب پیش کیا۔ جو انسانی زندگی کی صحیح حدود کو تسلیم کرتا ہے پیغمبر اسلام نے ان حدود کو رد نہیں کیا۔ بلکہ انہیں پوری طرح ملحوظ رکھتے ہوئے لوگوں کے درمیان مذہب کو قائم فرمایا۔ اور اس طرح انسانیت کو ناکامی اور تباہی سے بچانے کے لئے اس کی راہ نمائی کا فرض ادا کیا۔ آپنے کہا حضرت محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی تعلیم کا ایک نمایاں پہلو یہ ہے۔ کہ حضرت محمدؐ نے جملہ پیشوایان مذاہب کو قابل احترام تسلیم کرنے پر زور دیا۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۸)

کل قائد اعظم کی دسویں برسی منائی جائیگی

ملک بھر میں بابائے قوم کو پُرخلوص خراج عقیدت پیش کیا جائیگا۔

کراچی ۱۰ ستمبر۔ کل قائد اعظم کی دسویں برسی ہے۔ چنانچہ کل مورخہ ۱۱ ستمبر کو ملک بھر میں بابائے قوم کو پُرخلوص خراج عقیدت پیش کیا جائے گا۔ تمام سرکاری عمارتوں پر پرچم سرنگوں رہے گا۔ اور قائد اعظم کی یاد میں تمام سرکاری دفاتر اور اداروں میں عام تعطیل ہوگی۔ وزیر اعظم کل قائد اعظم کے مزار پر پھول چڑھائیں گے۔ بعد ازاں خاتون پاکستان محترمہ فاطمہ جناح کی رہائش گاہ اور دوسرے مقامات پر فاتحہ خوانی ہوگی۔ مشرقی اور مغربی پاکستان کے بڑے بڑے شہروں میں بیلک جلسے منعقد ہونگے۔ جن میں قائد اعظم کے عظیم الشان کارناموں اور آپ کے احسانات کا تذکرہ کرکے قوم آپ کو خراج عقیدت پیش کریگی۔ ڈھاکہ میں ایک خاص مجلس مذاکرہ کا انتظام کیا گیا ہے جس میں آپ کی زندگی اور کارناموں پر تحقیقی اور مبسوط مقالے پڑھے جائیں گے۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل لاہور

۱۰ ستمبر ۱۹۵۸ء

دین کا لادینی تصوّر

قسط اوّل

اسلام کو اشتراکیت وغیرہ لادینی تحریکوں کے طور پر پیش کرنے سے اسلام کے بنیادی اصولوں کو جو نقصان پہنچتا ہے اس کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلام نے زندگی کے گزارنے کے لئے جو اصول پیش کئے ہیں وہ بہترین ہیں۔ اور جب تک ان اصولوں کے مطابق عمل نہ کیا جائے گا۔ دنیا میں امن قائم نہیں ہو سکتا۔ اور یہ بھی درست ہے کہ اسلامی اصولوں کے نفاذ ہی سے الٰہی حکومت قائم ہو سکتی ہے۔ اور دنیا میں الٰہی حکومت قائم کرنا ہی اسلام کا مقصد ہے۔ لیکن جس طرح اسلام کا مقصد دنیاوی طریقوں سے انوکھا اور الگ ہے اسی طرح الٰہی حکومت کے قیام کا طریق بھی دنیاوی تحریکوں سے انوکھا اور الگ ہے۔

افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ آجکل اکثر کوتاہ نگاہ لوگ بعض لادینی تحریکوں کی عارضی کامیابیوں کو دیکھ کر اسلام کے قیام کے لئے بھی انہی لادینی تحریکوں کا طریق کار اختیار کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس طرز خیال کا نتیجہ یہ ہے کہ ان لوگوں کی "اقامت دین" کی تحریکوں میں لادینی طریق کار اختیار کرنے کی وجہ سے "دین" اللہ تعالیٰ کا "دین" نہیں رہتا۔ بلکہ ایک دنیاوی "اسٹیٹ" بن کر رہ جاتا ہے۔ چنانچہ ذیل میں ہم اسی قسم کی ایک تحریک کے مخترع کا حوالہ پیش کرتے ہیں۔ تاکہ جو بات ہم کہنا چاہتے ہیں واضح ہو جائے یہ صاحب لکھتے ہیں۔

"ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون"

وہی ہے یعنی اللہ جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اس کو پوری جنس دین پر غالب کرے خواہ یہ کام مشرکوں کو کتنا ہی ناگوار ہو۔

اس آیت میں الھدیٰ (ہدایت) سے مراد دنیا میں زندگی بسر کرنے کا صحیح طریقہ ہے۔ انفرادی برتاؤ خاندانی نظام، سوسائٹی کی ترکیب معاشی معاملات کا انتظام۔ سیاسی حکمت عملی۔ بین الاقوامی تعلقات غرض زندگی کے تمام پہلوؤں میں انسانی زندگی کے لئے صحیح رویہ کیا ہونا چاہیئے۔ یہ چیز اللہ نے اپنے رسول کو بتا کر بھیجا ہے۔

دوسری چیز جو اللہ کا رسول لے کر آیا ہے وہ دین حق ہے۔ دین کے معنے اطاعت کے ہیں۔ کیش اور مذہب کے لئے جو دین کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ یہ اس کا اصل معنے موضوع لہٗ نہیں ہے۔ بلکہ اس کو دین اس وجہ سے کہتے ہیں کہ اس میں بھی انسان خیال و عمل کے ایک خاص سسٹم کی اطاعت کرتا ہے۔ دراصل "دین" کا لفظ قریب قریب وہی معنے رکھتا ہے جو زمانہ حال میں "اسٹیٹ" کے معنی ہیں۔ لوگوں کا کسی بالاتر اقتدار کو تسلیم کر کے اس کی اطاعت کرنا یہ "اسٹیٹ" ہے۔ یہی "دین" کا مفہوم بھی ہے۔ اور "دین حق" یہ ہے کہ انسان دوسرے انسانوں کی خود اپنے نفس کی اور تمام مخلوقات کی بندگی اور اطاعت چھوڑ صرف اللہ کے اقتدار اعلیٰ کو تسلیم کرے۔ اور اسی کی بندگی و اطاعت اختیار کرے۔ پس درحقیقت اللہ کا رسول اپنے بھیجنے والے کی طرف سے ایک ایسے "اسٹیٹ" کا نظام لے کر آیا ہے جس میں انسان کی نہ تو خود مختاری کے لئے کوئی جگہ ہے نہ انسان پر انسان کی حاکمیت کے لئے کوئی مقام۔ بلکہ حاکمیت اور اقتدار اعلیٰ جو کچھ بھی ہے صرف اللہ کے لئے ہے۔"

(مسلمان اور موجودہ سیاسی کشمکش ص ۹۳)

ہم نے پوری عبارت نقل کر دی ہے تاکہ کتر بیونت کا ہم پر الزام نہ آئے "دین حق" کا یہ مطلب بیان کیا گیا ہے کہ وہ گویا ایک اسٹیٹ ہے جس میں اللہ تعالیٰ ویسے ہی حاکم ہے جس طرح کسی اسٹیٹ کا کوئی بادشاہ۔ صدر یا اسمبلی وغیرہ حاکم ہوتے ہیں۔ فرق صرف "حاکم" کا ہے یعنی اس اسٹیٹ میں کس کی اطاعت کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ یا کسی انسان کی۔ ورنہ اطاعت کی نوعیت میں کوئی فرق نہیں۔ دوسرے لفظوں میں اللہ تعالیٰ بھی نعوذ باللہ اسی طرح کا محدود حکمران ہے جس طرح کے حکمران شداد نمرود اور فرعون تھے یا آجکل کے ڈکٹیٹر اور جمہوری اسمبلیوں کے صدر یا اسمبلیاں حکمران ہیں۔

جب آپ "دین" جیسے وسیع المعنی لفظ کے لئے خواہ اس کے ساتھ حق کا لفظ ہی کیوں نہ لگا دیا جائے "اسٹیٹ" کا لفظ استعمال کریں۔ تو لازماً "دین" کے معنے محدود ہو جائیں گے۔ اور دین اور دین حق کی حکومت کا تصور نہایت پست ہو جائے گا۔ اور جب حکومت الٰہیہ کا تصور اتنا پست ہو جائے گا۔ تو لازماً "اقامت دین" کا تصور بھی پست ہو جائے گا جس کا لازمی نتیجہ یہ نکلے گا کہ ایسی ذہنیت کی وجہ سے "اقامت دین" کے لئے بھی وہی طریق عمل سمجھ لیا جائیگا جو لادینی ڈکٹیٹر اور لادینی سیاسی پارٹیاں اپنی حکومت قائم کرنے کے لئے اختیار کرتی ہیں۔

چنانچہ آپ اس تحریک کی تاریخ کا جس کے مخترع کی تحریر کا حوالہ ہم نے اوپر پیش کیا ہے مطالعہ کریں۔ تو آپ اس طرز خیال کے وہی نتائج عمل میں دیکھ سکتے ہیں۔ جو ہم نے مجملاً اوپر بیان کئے ہیں آج اس تحریک کا جو حشر ہو رہا ہے وہ اس بات سے واضح ہو جاتا ہے۔ کہ وہ بالکل لادینی تحریکوں کے نقش قدم پر برسر اقتدار آنے کے لئے ہر قسم کی وہی چالیں استعمال کر رہی ہے۔ جو "دین حق" کی روح کے سراسر منافی ہیں۔ اور جو "دین حق" کی حقیقت نہ سمجھنے کی وجہ سے پیدا ہونی لازمی تھیں۔

اس کو اچھی طرح سمجھنے کے لئے پہلے ایک بات پر غور کر لیجئے۔ قرآن کریم میں ان الحکم الا للہ کے الفاظ آتے ہیں۔ اسلام کی تاریخ میں سب سے پہلے ٹیکنیکل محدود معنے میں ان الحکم الا للہ کا نعرہ خوارج نے لگایا تھا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو "دین حق" کا صحیح تصور رکھتے تھے۔ اس پر فرمایا تھا کہ ان الحکم الا للہ تو ٹھیک ہے مگر یہ لوگ اس کا غلط استعمال کر رہے ہیں۔

بات یہ ہے کہ خوارج بھی "دین" کو "اسٹیٹ" اور "دین حق" کو "اسلامی اسٹیٹ" ہی سمجھتے تھے۔ جس میں حاکم اعلیٰ اللہ تعالیٰ کو قرار دیا جاتا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جو اعتراض تھا وہ یہی تھا کہ یہ لوگ "الٰہی حکومت" کے معنوں کو محدود کر رہے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کو دنیاوی بادشاہوں یا حاکموں کی سطح پر لا رہے ہیں۔

دنیا پر اللہ تعالیٰ کی حکومت قائم کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی حکمرانی کو ویسی ہی حکمرانی خیال کرنا جیسی کہ شداد و نمرود و فرعون کی حکمرانی تھی ہے۔ یہ چیز ہے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نزدیک قابل اعتراض ہے۔ الغرض "دین حق" کی جو تشریح موجودہ "اقامت دین" کے مخترع نے کی ہے اس میں بھی وہی لادینی چیز تو مشترک رہی ہے۔ جو خوارج کی تحریک میں تھا اور جس پر حضرت علی رض کو اعتراض تھا۔

(باقی)

اساتذہ کی ضرورت

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے لئے فوری طور پر بعض بی۔ اے بی ٹی اساتذہ کی ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب مجھے ملیں۔ تنخواہ گورنمنٹ سکیل کے مطابق دی جائے گی۔

(ہیڈ ماسٹر)

درخواست دعا

جیسا کہ احباب کو علم ہوگا مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب ایاز ٹانگا مشرقی افریقہ سے کونسل کے الیکشن کے لئے بطور امیدوار کھڑے ہیں۔ مورخہ ۸ ستمبر سے ٹانگا میں الیکشن شروع ہیں۔ اور ۱۰ ستمبر تک رہیں گے۔ ۱۱ ستمبر کو نتیجہ کا اعلان کر دیا جائے گا۔ مکرم ایاز صاحب پہلے پاکستانی احمدی ہیں۔ جو مشرقی افریقہ سے الیکشن لڑ رہے ہیں۔ احباب کرام کی خدمت میں گزارش ہے کہ ان ایام میں ان کی کامیابی کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں کامیاب کرے اور اس ملک میں احمدیت کی ترقی کی راہیں وسیع تر کر دے آمین۔

(ناظر امور عامہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے۔ کہ الفضل خود خرید کر پڑھے

امریکہ میں احمدیہ مشن کی تبلیغی و تربیتی مساعی

گرجوں میں صداقتِ اسلام پر تقاریر، ریڈیو انٹرویو

چالیس ہزار کی تعداد میں تبلیغی ٹریکٹوں کی اشاعت، نومسلموں کے تربیتی اجتماعات

سہ ماہی رپورٹ بابت ماہ مئی، جون، جولائی ۱۹۵۸ء

(از مکرم ڈاکٹر خلیل احمد صاحب ناصر ایم۔ اے انچارج امریکہ مشن۔ بوساطت وکالتِ تبشیر)

سہ ماہی زیر رپورٹ میں امریکہ مشن کی تبلیغی و تربیتی مساعی کی اجمالی رپورٹ درج ذیل ہے۔

تقاریر

ہمارے تمام مشنوں میں ہفتہ وار اجلاس منعقد ہوتے ہیں۔ اور مبلغین حلقہ اپنے صدر مقام کے مشن میں تربیتی اور تبلیغی امور پر لیکچر دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ پبلک تقاریر کے لئے بھی دعوتیں آتی رہتی ہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں چوہدری شکر الٰہی صاحب حسین کو دو گرجوں میں لیکچر کا موقعہ ملا۔ ایک تو Holliston Methodist Church Pasidena میں اور دوسرا Bayshore Church, Long Beach میں۔ تیسری تقریر Lutheran Church کے پادری کے ساتھ مشن ہاؤس میں آنے والے ایک گروپ کے سامنے کی گئی۔ ہر سہ تقاریر کے بعد سوالات کے جوابات دیئے گئے۔ اور لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

خاکسار کو اس سہ ماہی میں گیارہ لیکچر دینے کا موقعہ ملا۔ پہلی تقریر Mount Olivet میتھوڈسٹ چرچ کی دعوت پر کی گئی تقریر اور تبادلہ خیالات کا سلسلہ تین گھنٹے تک جاری رہا۔

واشنگٹن سے قریباً پچاس میل کی مسافت پر ایک شہر West Minister میں مشنریوں کی ٹریننگ کی ایک درسگاہ Wesley Theological Seminary کے نام سے قائم ہے۔ اس کالج نے خاکسار کو تین تقریروں کے لئے مدعو کیا۔ پہلی تقریر "جماعت احمدیہ کے بنیادی عقائد و مقاصد" کے موضوع پر تھی۔ دوسری تقریر کا عنوان "اسلام میں خدا تعالیٰ کا تصور" تھا۔ اور تیسری تقریر اسلامی دنیا کے سیاسی مسائل سے متعلق تھی۔

(۵) پوسٹن میں ہمارے مشن نے پبلک جلسوں کے سلسلے میں خاکسار کو مدعو کیا۔ جہاں پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بائبل میں پیشگوئیوں کے مضمون کو بیان کیا گیا۔

واشنگٹن سے متصلہ ریاست Maryland Highpoint High School نے اسلام اور عیسائیت کے عنوان پر لیکچر کے لئے بلایا Anandale Virginia کے میتھوڈسٹ چرچ نے خاکسار کو "اسلام کا ماضی حال اور مستقبل" کے موضوع پر تقریر کی دعوت دی۔

عرصہ زیر رپورٹ میں سینٹ لوئیس، ڈیٹن اور کلیولینڈ کے مشنوں نے پبلک جلسوں کا انتظام کیا۔ کلیولینڈ میں دو تقریریں اور سینٹ لوئیس اور ڈیٹن میں ایک ایک لیکچر ان جلسوں میں دیا گیا۔ کلیولینڈ کے جلسے میں برادرم سید جواد علی صاحب نے بھی ایک پر از معلومات تقریر کی۔ اسی طرح بوسٹن کے پبلک جلسے میں برادران کمانڈر رحمت اللہ صاحب باجوہ اور چوہدری غلام یٰسین صاحب نے تقاریر فرمائیں۔ فجزاھم اللہ۔

ریڈیو انٹرویو

اس سہ ماہی میں خاکسار کو ویسٹ منسٹر میں ایک ریڈیو انٹرویو کے لئے بھی بلوایا گیا۔ اور اس طرح اسلام کا پیغام ایک کثیر طبقہ کو پہنچانے کی سعادت حاصل ہوئی۔

دیگر اجتماعات

۱۔ عرصہ زیر نظر میں عید الاضحیہ کی تقریب ہمارے تمام مشنوں میں منائی گئی۔ اور قربانیاں دی گئیں پٹس برگ میں نو بکرے قربانی میں دیئے گئے بعض مشنوں نے عید کے بعد غیر مسلموں کو اپنے مشن میں یا باہر پکنک پر اجتماع کا انعقاد کر کے شمولیت کی دعوت دی واشنگٹن اور بوسٹن کے مشنوں میں ان پکنکوں میں غیر احمدیوں اور غیر مسلموں نے خاصی تعداد میں شمولیت کی برادرم چوہدری غلام یٰسین صاحب کی کوشش سے بوسٹن میں فلسطینی۔ عراقی اور اردن کے عرب مسلمانوں نے بھی دلچسپی لی۔ بوسٹن میں ایک Panel Discussion کا بھی انتظام کیا گیا جس میں برادران چوہدری غلام یٰسین صاحب اور مولوی عبد القادر صاحب ضیغم کے ساتھ خاکسار بھی شریک ہوا۔

۲۔ ہمارے مشنوں میں سے کلیولینڈ پٹس برگ اور سینٹ لوئیس میں مساجد بنانے اور ڈیٹن میں مسجد کی عمارت کی دوسری منزل کے لئے کوششیں جاری ہیں ان ہر سہ مقامات پر فنڈز اکٹھے کرنے کے لئے دعوت طعام کا بذریعہ ٹکٹ انتظام کیا گیا اسی طرح کے دو اجتماع شکاگو اور ڈیٹرائٹ میں بھی منعقد کئے گئے خدا نے چاہا تو مستقبل قریب میں امریکہ میں مساجد کی تعداد میں زیادتی ہو سکے گی۔ ہماری کوششیں ابھی یہاں کے کثیر معاونت کے مقابل میں بہت حقیر ہیں لیکن خدا تعالیٰ کی مدد اور نصرت پر ہمیں یقین ہے۔

۳۔ افریقہ ہاؤس میں جو افریقن ممالک کے طلبہ کا واشنگٹن میں سنٹر ہے۔ خاکسار کو ایک تقریب پر بلایا گیا۔

۴۔ اسلامک سنٹر نے دو مختلف تقاریب پر خاکسار کو مدعو کیا۔

۵۔ شکاگو میں برادرم نور الاسلام صاحب پریذیڈنٹ مشن کی لڑکی نسیمہ اسلام کی شادی واشنگٹن مشن کے پریذیڈنٹ برادر محمد امین صاحب کے ساتھ ہوئی خطبہ نکاح خاکسار نے پڑھا جس میں غیر مسلمین کی ایک خاصی تعداد شامل تھی۔ نکاح کے بعد شکاگو میں ایک Reception اور پھر واشنگٹن میں دعوت ولیمہ ہوئی ہر دو مقامات پر تبلیغ اسلام کا نہایت عمدہ موقع پیدا ہوا۔

(۶) ویسٹ منسٹر میں خاکسار کو ایک پادری نے لنچ پر بلایا۔ جہاں پر اسلام کے متعلق لمبی گفتگو جاری رہی۔

مسجد فضل امریکہ

مسجد فضل میں بفضلہ تعالیٰ ہفتہ وار اجتماعات کا سلسلہ جاری رہا۔ اسلام میں دلچسپی لینے والے زائرین آتے رہے جن کے ساتھ تبادلہ خیالات بھی ہوتا رہا اور لٹریچر بھی دیا جاتا رہا۔ بعض معزز غیر احمدی دوستوں کو چائے یا کھانے پر بلایا گیا۔ ان میں سے مسٹر شریف فاروق شہباز پشاور، مسٹر حفیظ ملک ایم اے اور مس فرحت حسین ایم اے قابل ذکر ہیں۔ نیویارک کے ایک پبلشر مسٹر سیورڈ ڈاکٹر Mayer اور واشنگٹن کے ایک انجنیئر مسٹر سٹانسل شیک کو بھی چائے کی دعوت دی گئی۔ شکاگو سے دو غیر مسلم خواتین ٹیچرز مسجد میں تشریف لائیں۔ ہمارے بعض احمدی احباب بھی مختلف شہروں سے مسجد میں قیام کے لئے تشریف لائے۔ امریکن احمدیوں میں سے برادر عبد الہادی صاحب (لوئی وِل) برادر ابو صالح صاحب (پٹس برگ) اور سسٹر امۃ اللطیف صاحبہ (ڈیٹن) قابل ذکر ہیں۔ ہندوستانی احمدیوں میں سے مکرم پروفیسر سمیع اللہ صاحب آف حیدر آباد دکن اور پاکستانی احباب میں سے کمانڈر رحمت اللہ صاحب باجوہ کرنل حبیب احمد صاحب میجر وقیع الزمان خان صاحب۔ ڈاکٹر مظہر الحق صاحب اور میجر ڈاکٹر محمد اسحٰق صاحب بقاپوری بالخصوص

قابل ذکر ہیں۔ بیگم کرنل ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب اور مسٹر عبدالمنان صاحب راشدی کی تشریف آوری بھی ہمارے لئے خوشی کا موجب ہوئی۔

ہمارے لاس انجیلز۔ شکاگو اور پٹسبرگ کے مشنوں میں بھی بعض پروفیسر ڈاکٹر۔ پادری اور طلبہ اسلام کے متعلق معلومات کے حصول کے لئے تشریف لائے۔

لٹریچر

سہ ماہی زیر رپورٹ میں حلقہ پٹسبرگ میں قریباً اڑھائی ہزار پمفلٹ تقسیم ہوا۔ لاس انجیلز میں پچیس ہزار اشتہار شائع ہوئے۔ جو دستی اور بذریعہ ڈاک تقسیم کے علاوہ بادری بلی گراہم کے جلسے میں شامل ہونے والے سامعین کو بھی دئے گئے۔ اور فضل امریکہ سے امریکہ کے مختلف شہروں کے علاوہ دنیا کے کئی ممالک کو ہر ہفتے بذریعہ ڈاک لٹریچر بھجوایا جاتا ہے

عرصہ زیر رپورٹ میں رسالہ مسلم سن رائز کے دو پرچے شائع ہو کر امریکہ کی تمام مشہور لائبریریوں اور درسگاہوں اور دیگر ممالک کو بھجوائے گئے ایک "پمفلٹ" احمدیہ موومنٹ ان اسلام" کے نام سے بارہ ہزار کی تعداد میں شائع کیا گیا۔ لبنان میں ہونے والی کتب کی ایک نمائش کے سلسلے کیا لٹریچر بھجوایا گیا۔

سفر

عرصہ زیر رپورٹ میں تمام مبلغین کا دوروں کا پروگرام رہا۔ برادرم مولوی عبدالقادر صاحب ضیغم بوسٹن اور ٹرینٹن تشریف لے گئے۔ مکرم چوہدری شکر الٰہی صاحب حسین Inglewood اور Riverside میں گئے

برادرم سید جواد علی صاحب نے ینگس ٹاؤن اور ڈیٹرائٹ کا دورہ کیا ینگس ٹاؤن میں ممبران کو جلد از جلد ایک مسجد کی تعمیر پر زور دیا اور ڈیٹرائٹ میں دو ہفتے قیام فرما کر مشن کی تربیت و تنظیم کی۔ خاکسار عرصہ زیر رپورٹ میں بوسٹن اور کلولینڈ میں دو دفعہ اور اس کے علاوہ ڈیسٹ منیسٹر ڈینٹ لوئیس۔ شکاگو۔ ڈیٹن اور Sacramento گیا۔ مؤخر الذکر جگہ میں خاکسار پاکستان سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کی سالانہ کنونشن میں شامل ہوا اس سہ ماہی میں خاکسار نے قریباً ساڑھے چھ ہزار میل کی مسافت کی۔

دیگر امور

عرصہ زیر رپورٹ میں مکرم چوہدری شکر الٰہی صاحب نے دو ٹیلی ویژن سٹیشنوں کو مسلمانوں کی مذہبی رسوم کے متعلق معلومات اکٹھی کرنے میں مدد کی۔ اور ایک پادری کو جو مڈل ایسٹ سے ایک فلم بنا کر لایا ہے۔ اس کے ایڈٹ کرنے میں مدد کی۔ یونیورسٹی آف سدرن کیلیفورنیا کے ایک پروفیسر اور ایک طالب علم کو اسلام کے متعلق معلومات دیں۔

اس سہ ماہی میں مکرم مولوی نور الحق صاحب انور پاکستان کے لئے اور مکرم ہر عبدالشکور صاحب کنزے جرمنی کے لئے روانہ ہوئے اور مکرم مولوی عبدالقادر صاحب ضیغم حلقہ نیویارک کا چارج لینے کے لئے تشریف لائے۔ اللہ تعالیٰ سب کا حافظ و ناصر ہو آمین۔

نومبایعین

سہ ماہی زیر رپورٹ میں پانچ احباب بیعت کر کے داخل اسلام ہوئے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں استقامت بخشے اور امریکہ میں اسلام کی معجزانہ ترقی کے سامان پیدا کر دے۔ آمین

ماہر اکاؤنٹنٹ کی ضرورت

صیغہ پراویڈنٹ فنڈ صدر انجمن احمدیہ کو ایک ماہر اکاؤنٹنٹ کی ضرورت ہے۔ جس کی تنخواہ (۱۰۰ - ۵ - ۱۳۰) کے گریڈ میں ابتداً یکصد روپیہ ماہوار ہوگی۔ اور علاوہ ازیں -/۲۰ روپیہ گرانی الاؤنس ہوگا گویا ابتدائی طور پر -/۱۲۰ روپے ملینگے خواہشمند احباب مقامی پریذیڈنٹ صاحب یا امیر صاحب کے توسط سے جلد از جلد درخواستیں بھجوائیں۔ تجربہ کار افراد کو ترجیح دی جائے گی۔

(افسر پراویڈنٹ فنڈ)

سالانہ اجتماع انصار اللہ

مجلس انصار اللہ کا سالانہ اجتماع ۳۱ اکتوبر و یکم نومبر ۱۹۵۸ء کو ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے اجتماع کے لئے اخراجات کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ بیرونی عہدہ داران مرکز کی امداد اس طرح کر سکتے ہیں کہ شوریٰ کے فیصلہ کے مطابق ہر مجلس سے بارہ آنے فی کس کے حساب سے چندہ سالانہ اجتماع وصول کر کے بہت جلد مرکز میں بھجوا دیں۔ تاکہ انتظامات بروقت اور سہولت سے ہو سکیں۔ (قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

وصیت کے ذریعہ سے جنّت کو ہمارے قریب کر دیا گیا ہے

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

منقول از اخبار الفضل یکم ستمبر ۱۹۳۲ء

(مرسلہ:۔ سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۶ اگست ۱۹۳۲ء میں فرماتے ہیں:۔

"تیسرا مسئلہ وصیت کا ہے۔ یہ خدا تعالیٰ نے ہمارے لئے ایک نہایت اہم چیز رکھی ہے اور اس ذریعہ سے جنّت کو ہمارے قریب کر دیا ہے۔ پس وہ لوگ بھی جن کے دل میں ایمان اور اخلاص تو ہے۔ مگر وہ وصیت کے بارے میں سستی دکھلا رہے ہیں میں انہیں توجہ دلاتا ہوں کہ وہ وصیت کی طرف جلدی بڑھیں۔ انہی سستیوں کی وجہ سے دیکھا جاتا ہے کہ بعض بڑے بڑے مخلص فوت ہو جاتے ہیں۔ ان کو آج کل کرتے کرتے موت آجاتی ہے پھر دل کڑھتا ہے اور حسرت پیدا ہوتی ہے کہ کاش یہ بھی مخلصین کیساتھ دفن کئے جاتے مگر دفن نہیں کئے جا سکتے۔ سب کے دل ان کی موت پر افسوس کر رہے ہوتے ہیں کہ وہ مخلص تھے اور اس قابل تھے کہ دوسرے مخلصین کے ساتھ دفن کئے جاتے۔ مگر ان کی ذرا سی غفلت اور ذرا سی سستی اس میں حائل ہو جاتی ہے۔ پھر بیسیوں ہماری جماعت میں ایسے لوگ موجود ہیں جو دسویں حصہ سے زیادہ چندے دیتے ہیں۔ مگر وہ وصیت نہیں کرتے۔ ایسے دوستوں کو بھی چاہیئے کہ وصیت کر دیں۔ بلکہ ایسے دوستوں کے لئے تو کوئی مشکل ہے ہی نہیں۔ پھر کئی ایسے ہیں جو پانچ پیسے یا چھ پیسے فی روپیہ چندہ دے رہے ہوتے ہیں اور صرف دمڑی یا دھیلہ انہیں وصیت سے محروم کر رہا ہوتا ہے۔ غرض تھوڑے تھوڑے پیسوں کے فرق کی وجہ سے ہماری جماعت کے ہزاروں ہزار آدمی وصیت سے محروم ہیں اور جنت کے قریب ہوتے ہوئے اس میں داخل نہیں ہوتے۔

پھر بعض لوگ مرض الموت میں وصیت کر دیتے ہیں۔ حالانکہ یہ وصیت منظور نہیں ہوتی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے ناپسند فرمایا ہے۔ وصیت وہی ہے جو حیات اور زندگی میں کی جائے۔ اور غیر مشتبہ ہو۔ پس دوستوں کو چاہیئے کہ جو وصیت کے برابر چندہ دیتے ہیں اور سینکڑوں آدمی ہیں۔ وہ حساب لگا کر وصیت کر دیں۔ بعض اگر غور کریں گے تو انہیں معلوم ہوگا کہ صرف ایک پیسہ زیادہ چندہ دینے سے ان کے لئے جنّت کا وعدہ ہو جاتا ہے۔ پس جس قدر ہو سکے دوستوں کو چاہیئے کہ وصیت کریں۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ وصیت کرنے سے ایمانی ترقی ضرور ہوتی ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اس زمین میں متقی کو دفن کرے گا۔ تو جو شخص وصیت کرتا ہے اسے متقی بنا دیتا ہے"۔

اعلان نکاح

عزیزم میاں عبدالرشید احمد صاحب بی اے فلائنگ آفیسر کوہاٹ ابن جناب بابو عبدالعزیز صاحب گورنمنٹ پنشنر دار الرحمت ربوہ کا نکاح عزیزہ امۃ الحی بشریٰ بنت مکرم جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم اے ناظر اصلاح وارشاد کے ساتھ مبلغ آٹھ ہزار روپیہ مہر پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۵۸ء کو پڑھا۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے مبارک کرے۔ آمین

(خاکسار مختار احمد ہاشمی نظارت بیت المال ربوہ)

شکریہ احباب:۔ عزیزم منیر احمد مل گیا ہے جملہ احباب جنہوں نے ہمدردی کے خطوط لکھے ہیں۔ اور دیگر ذرائع سے اظہار ہمدردی کی یا مدد فرمائی۔ ان کا بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہوں۔ منیر احمد کی ہدایت یابی اور سعادت مندی کے لئے بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان و احباب جماعت سے درخواست دعا ہے (حکیم محمد لطیف قائد خدام الاحمدیہ حافظ آباد)

رد کفارہ

کیا عیسائیوں کو مسیح کے کفارہ پر ایمان لاکر سزا سے نجات مل گئی؟

(از مکرم سید احمد علی صاحب مولوی فاضل مربی سلسلہ احمدیہ مقیم لائلپور)

(نمبر ا)

عیسائیوں کا عقیدہ ہے جیسا کہ پادری اکبر مسیح صاحب لکھتے ہیں کہ:-

"انسان کی وہ فطرتی کمزوری جو اس کو گناہ کی طرف مائل کرتی ہے اس کو ورثتاً اپنے ماں باپ سے حاصل ہوئی۔ اہل کتاب کی اصطلاح میں اس کو پیدائشی گناہ کہتے ہیں" (حضرت عیسوی بار دوم صفحہ ۱۰)

اور "پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی" انارکلی لاہور نے اپنے ایک رسالہ میں لکھا ہے کہ:-

"بغیر کفارہ گناہ کے معافی ہو نہیں سکتی اپنے بیٹے کے بخشش دینے میں اس کی محبت ظاہر ہوئی کہ وہ ضامن ہوکر اور ہمارے گناہوں کی سزا اٹھاکر ہم کو رہائی دے"

(کفارہ مسیح صفحہ ۲۳)

گویا آدم و حوا کے گنہگار ہونے کی وجہ سے ان کی تمام نسل بھی گنہگار ہوگئی اور ان کی معافی اور نجات کے لئے مسیح کو صلیب پر مار کر کفارہ کر دیا گیا اور عیسائیوں کو نجات مل گئی۔ اب ہم اس عقیدہ کا تجزیہ کرنے اور اس کی حقیقت کو واشگاف کرنے کے لئے پہلے بائیبل سے صرف یہ بتاتے ہیں کہ حوا کو کیا سزا دی گئی تھی۔ لکھا ہے کہ خدا نے حوا سے کہا کہ:-

"میں تیرے حمل میں تیرے درد کو بہت بڑھاؤں گا اور تو درد سے لڑکے جنے گی اور اپنے خصم کی طرف تیرا شوق ہوگا۔ اور وہ تجھ پر حکومت کرے گا۔"

(پیدائش $\frac{3}{16}$)

اوّل:- گویا جن عورتوں کے ہاں بچے ہونے رہیا۔ انہیں گناہ کی سزا کے طور پر درد اور تکلیف ہوتی ہے۔ حالانکہ سب جانتے ہیں کہ بعض عورتوں کے ہاں بچہ نہیں ہوتا وہ اس سزا سے پوری طرح محفوظ ہیں۔ پس یا تو چاہیئے تھا کہ تمام عورتوں کے ہاں ضرور بچے پیدا ہوا کریں۔ تاکہ ان پر ورثہ کے گناہ کا اثر سمجھا جاسکتا اور یا پھر ان کو ورثہ کے گناہ سے پاک وصاف ماننا پڑے گا جو کفارہ کو سراسر رد کرتا ہے۔ کیونکہ اس صورت میں یہ تسلیم کرنا ہوگا کہ وہی عورتیں گنہگار ہوتی ہیں جن کے ہاں اولاد ہو۔

دوم:- اس سزا سے یہ بھی ماننا پڑتا ہے کہ صرف وہی عورتوں کو خدا اولاد کی نعمت سے مالامال کرتا ہے جو کہ گنہگار ہوں۔ مگر جو گنہگار نہ ہوں وہ (؟) محروم رکھی جاتی ہیں۔ حالانکہ اگر یہ سزا ہے تو پھر سبھی بے اولاد لوگ بے دریغ گناہ کریں گے تاکہ اس کی سزا میں اولاد کی نعمت کو حاصل کرسکیں۔ گویا بجائے نجات کے لوگ خواہ مخواہ اس عذاب کے حصول کی کوشش کریں گے۔ حالانکہ اس کے لئے کسی شخص کے کفارہ کی ضرورت ہی نہیں۔

سوم:- شبہ ہوتا ہے کہ مسیح ناصری نے بھی شاید اسی لئے شادی نہیں کی کہ کہیں ان کی نسل سے عورتیں حمل کی سزا میں ماخوذ نہ ہوں۔ مگر باایں ہمہ آپ نے اپنی والدہ کے لئے کوئی ذریعہ نجات اور تکلیف سے بچنے کا پیش نہ کیا۔ سو جبکہ آپ کی والدہ بھی اس سزا سے نجات نہ پاسکیں اور گنہگار ٹھہریں تو گنہگار سے پیدا ہوکر مسیح کیسے بے گناہ ہوگیا۔ کیونکہ لکھا ہے کہ:-

(۱) "کون ہے جو ناپاک سے پاک نکالے؟ کوئی نہیں" (ایوب $\frac{4}{14}$)

(۲) "انسان کون ہے کہ پاک ہوسکے اور وہ جو عورت سے پیدا ہوا کیا ہے اور صادق ٹھہرے؟" (ایوب $\frac{14}{15}$)

(۳) "اور وہ عورت سے پیدا ہوا ہے کیونکر پاک ٹھہرے؟" (ایوب $\frac{4}{25}$)

(۴) "کوئی انسان جیتی جان تیرے حضور راستباز ٹھہر نہیں سکتا۔" (زبور $\frac{2}{143}$)

(۵) "کوئی انسان زمین پر ایسا صادق نہیں کہ نیکی کرے اور خطا نہ کرے"

(واعظ $\frac{7}{20}$)

پس اس اعتبار سے بھی کفارہ مسیح کا عقیدہ باطل ٹھہرتا ہے۔

چہارم:- بائیبل میں عورت کو جو سزا بتائی گئی ہے اس سے یہ بھی لازم آتا ہے کہ بانجھ قسم کی تمام عورتیں نسل آدم سے ہونے کے باوجود گناہوں سے پاک ہوتی ہیں۔ اور یہ کفارہ کے ابطال کا واضح ثبوت ہے کہ جس طرح وہ گناہوں اور ان کی سزا سے محفوظ ہیں۔ اسی طرح دیگر لوگ بھی بغیر کفارہ پر ایمان کے بے گناہ اور معصوم ہوسکتے ہیں اور کفارہ کی قطعاً ضرورت نہیں۔

پنجم:- مذکورہ سزا کے سلسلہ میں ایک قابل غور بات یہ ہے کہ جبکہ عورتوں کو بقول عیسائیوں کے تکلیف ہونا موروثی گناہوں کی وجہ سے سزا ہے تو پاکوئی عیسائی صاحب اس سوال کو حل کریں گے۔ کہ تمام دیگر مادہ حیوانات مثل گائے، بھینس، اونٹنی، بکری اور مادہ پرندوں کو اس موقعہ پر کیوں تکلیف ہوتی ہے؟۔ حالانکہ وہ نہ انسان ہیں اور نہ گناہ ثواب سے ان کا تعلق اور نہ شریعت و مذہب کے وہ مکلف ہیں۔ پھر ان کو یہ تکلیف کیوں ہوتی ہے؟

اور اگر کسی کو اس بارہ میں شک ہو تو وہ "کتاب مقدس" کی اس عبارت کو پڑھ لے جس میں مادہ حیوانات ہی کی تخصیص نہیں بلکہ "تمام مخلوقات" کو دردِ زہ ہونا بیان کیا گیا ہے۔

"ہم کو معلوم ہے کہ ساری مخلوقات مل کر اب تک کراہتی ہے اور دردِ زہ میں پڑی تڑپتی ہے" (رومیوں $\frac{8}{22}$)

ششم:- پھر اسی پر بس نہیں۔ از روئے "کتاب مقدس" خداوند خدا اپنی بابت فرماتا ہے کہ:-

"میں بہت مدت سے چپ رہا۔ میں خاموش ہو رہا اور آپ کو روکتا گیا۔ پر اب میں اس عورت کی طرح جسے دردِ زہ ہو چلاؤں گا اور ہانپوں گا اور زور زور سے ٹھنڈی سانس بھی لوں گا"

(یسعیاہ $\frac{42}{14}$)

حامیان کفارہ مسیح بتائیں کہ "خداوند خدا" کو عورتوں کی طرح (معاذ اللہ) یہ تکلیف کیوں اور کون سے آدم کی نسل میں سے ہونے کے سبب؟

ہفتم:- جبکہ پیدائش ($\frac{3}{16}$) میں بتایا گیا کہ آدم و حوا کے گناہوں کی وجہ سے تمام عورتیں بھی گنہگار رہیں۔ اس لئے ان کو یہ سزا دی گئی۔

مگر عیسائی عورتیں تو مسیح کے کفارہ پر ایمان رکھتی ہیں۔ ہمیں بتایا جائے کہ کیا ان کو نجات مل گئی اور مسیح کو سزا مل جانے کے بعد ان کو یہ تکالیف نہیں اٹھانا پڑتیں؟ حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ گناہ ان سزاؤں کی علت ہے اور سزا معلول۔ مگر چونکہ معلول بدستور قائم ہے لہذا ثابت ہوا کہ علت کا بھی رفع نہیں ہوا۔ یعنی نہ صرف نسل انسانی بلکہ کفارہ پر ایمان لانے والی تمام عیسائی عورتیں بھی بدستور اس سزا میں مبتلا ہیں۔ پس جبکہ مسیح کے سزا پانے اور صلیب پر مرنے کے باوجود عیسائی لوگوں کو سزا مل رہی ہے تو کفارہ کس بات کا؟ اور ایک بے گناہ کی جان لینے سے کیا حاصل؟۔

الغرض عیسائیوں کا یہ دعویٰ سراسر باطل اور واقعات کے خلاف ہے کہ:-

"نجات کے لئے دو باتوں کی ضرورت ہے اوّل یہ کہ ہمارے گذشتہ گناہوں کی سزا ہمیں نہ ملے۔ دوئم یہ کہ آئندہ گناہ سے بچنے کی توفیق حاصل کریں۔ یہ دونوں باتیں ہمیں مسیح پر ایمان لانے سے ملتی ہیں۔ اس نے ہمارے گناہ کی سزا اٹھائی اس لئے جب ہم اس پر ایمان لاتے ہیں تو سزا سے بچ جاتے ہیں"

(مسئلہ کفارہ صفحہ ۱۵ پر تقریر از پادری تسیس جان قلندر)

کیونکہ نہ تو عیسائی لوگ گذشتہ گناہوں کی سزا سے محفوظ ہیں اور نہ ہی آئندہ گناہوں سے محفوظ رہنے کی ان کو توفیق مل رہی ہے۔ پس مسیح کی صلیبی موت کا عقیدہ اور مسئلہ کفارہ باطل اور سراسر بے ضرورت اور خلاف عقل و نقل ہے؟

انصار اللہ کا چوتھا سالانہ اجتماع

انصار اللہ کا چوتھا سالانہ اجتماع ۔ ۳۱ر اکتوبر و یکم نومبر ۱۹۵۸ء کو ہو رہا ہے اس میں نمائندگان کی شمولیت مندرجہ ذیل نسبت سے ہوگی۔

(الف) ہر ایسی مجلس انصار جس کے رکن بیس سے کم ہوں ۔ ایک نمائندہ منتخب شدہ۔

(ب) ہر ایسی مجلس جس کے رکن بیس ہوں ایک نمائندہ منتخب شدہ اور اس مجلس کا زعیم بلحاظ عہدہ بغیر انتخاب اُس مجلس کا نمائندہ ہوگا۔

(ج) ہر ایسی مجلس جس کے اراکین کی تعداد بیس سے زائد ہو۔ بیس یا اس کی کسر پر ایک ایک نمائندہ منتخب شدہ زائد ہوتا چلا جائے گا

(د) ہر ایسی بڑی مجالس انصار۔ جہاں زعیم اعلیٰ بھی مقرر ہو ۔ تو زعیم اعلےٰ بھی بغیر انتخاب کے مجلس کا نمائندہ ہوگا۔

(ہ) ضلعوار نظام کے ماتحت۔ جہاں پر ناظم انصار ضلع مقرر ہو چکے ہیں۔ بلحاظ عہدہ ان کو بھی نمائندگی کا استحقاق ہوگا۔

(و) جن مجالس انصار اللہ میں صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہوں۔ وہ بھی بحیثیت صحابی نمائندہ مقرر ہوں گے۔ ان کو اجتماع میں شرکت کا حق حاصل ہوگا۔ لیکن ان صحابہ کرام کو اپنے صحابہ ہونے کی تصدیق میں اپنی مجلس کے زعیم کی تحریر ساتھ لانی ہوگی۔

(قائمقام قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

دفاتر تحریک جدید کے ٹیلیفون نمبر

احباب کی آگاہی کے لئے تحریک جدید انجمن احمدیہ کے ادارہ جات کے ٹیلیفون نمبر درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

(۱) وکالت علیا و دیوان ۔۔۔۔۔ ۶۳
(۲) وکالت تبشیر ۔۔۔۔۔ ۷۳
(۳) وکالت مال ا ۔۔۔۔۔ ۷۲
(۴) وکالت قانون ۔۔۔۔۔ ۶۲
(۵) وکالت تعلیم Ex Tent ۔۔۔۔۔ ۶۲
(۶) وکالت زراعت ۷۶

(معاون وکیل المال ثانی)

سالانہ اجتماع انصار اللہ

مجلس انصار اللہ کا سالانہ اجتماع ۳۱ر اکتوبر و یکم نومبر ۱۹۵۸ء کو ربوہ میں منعقد ہوگا اجتماع کے لئے اخراجات کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ بیرونی عہدیداران مرکز کی امداد اس طرح کر سکتے ہیں۔ کہ شوریٰ کے فیصلہ کے مطابق ہر رکن مجلس سے بارہ آنے فی کس کے حساب سے چندہ سالانہ اجتماع وصول کر کے بہت جلد مرکز میں بھجوا دیں۔ تاکہ انتظامات بروقت اور سہولت سے ہو سکیں۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

ذرا اندازہ تو لیجئے

۱۔ ایک مبلغ کی تعلیم اور اسے ممالک بیرون میں بھجوانے پر
۲۔ مختلف زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم شائع کرنے پر
۳۔ غیر ممالک میں خانہ خدا تعمیر کروانے پر
۴۔ تعلیمی ادارہ جات جاری کرنے پر ـــــــ اور
۵۔ ممالک بیرون میں اخبار و رسائل شائع کرنے پر۔

تحریک جدید کو ہر سال کتنا خرچ برداشت کرنا پڑتا ہے؟ ـــــــ اور سیدنا حضرت فضل عمر ایدہ اللہ تعالیٰ کی مقدس آواز پر لبیک کہتے ہوئے آپ نے اس بوجھ کو کس حد تک اٹھایا ہوا ہے؟ اس محاسبہ کے بعد آپ کا ضمیر یقیناً آپکو تحریک جدید کے پاکیزہ مقاصد کے لئے قربانی پر آمادہ کر دے گا۔ ایسے عظیم الشان ثواب سے کسی فرد جماعت کو محروم نہیں رہنا چاہیئے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

آپ کا بچہ مختلف مواقع پر آپ سے انعام یا تحفہ کی تمنا رکھتا ہے

یہ ایک فطری خواہش ہے اور بلا استثناء ہر بچہ اپنے کسی اچھے کام پر یا خوشی کے موقع پر خواہش رکھتا ہے کہ آپ اسے انعام یا کوئی تحفہ دیں آپ کا عزیز بھی یہ خواہش رکھتا ہے اور خود آپ بھی اس کی دلداری کے خواہش مند ہیں۔

انعام یا تحفہ کے انتخاب میں بہتر صورت یہ ہوتی ہے کہ کوئی مفید، دیرپا اور دلچسپ چیز تلاش کریں۔ یہ انتخاب جہاں آپ کے بچے کی دلچسپی اور خوشنودی کا موجب ہوگا وہاں دیر تک آپ کے متعلق احسانمندی اور شکریہ کے جذبات بھی اس کے دل میں قائم رکھے گا۔ مرکز اس بارہ میں آپ کی رہنمائی کے لئے بخوشی آمادہ ہے اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کی زیر نگرانی شائع ہونے والا دلچسپ، مفید، معلوماتی اور دیدہ زیب رسالہ "تشحیذ الاذہان" اس غرض کو بخوبی پورا کرتا ہے آپکے عزیز کے لئے دلچسپیوں اور معلومات کی ایک دنیا لئے ہوئے ہر ماہ گھر بیٹھے یہ آپ تک پہنچتا رہیگا سال بھر میں کئی بار آپ کا یہ انعام اور تحفہ آپ کے عزیز کو پیش کیا جائے گا۔ آج ہی اس کی خریداری قبول فرمائیے آپ کا عزیز یقیناً اسے پسند کرے گا۔ انشاء اللہ۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تلاش گمشدہ

میرے چچا مسمی روشن ولد ماہی قوم جیٹ عرصہ قریباً تین سال سے لاپتہ ہیں اگر کسی صاحب کو ان کا علم ہو تو براہ کرم مجھے اطلاع دیں۔ اور اگر وہ انہیں ہمارے گاؤں میں پہنچا دیں تو کرایہ آمد و رفت بھی پیش کیا جائے گا۔

(اسماعیل ولد گلاب دین چک نمبر ۵۱۹ ج ب تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور)

پتہ مطلوب ہے

چوہدری محمد ابراہیم صاحب ٹھیکیدار D-17-P جو کہ پہلے گمبٹ میں قیام پذیر تھے۔ کسی اور جگہ چلے گئے ہیں۔ ان کے موجودہ ایڈریس کی ضرورت ہے اگر کسی دوست کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو یا چوہدری محمد ابراہیم صاحب خود پڑھیں تو اپنے موجودہ ایڈریس سے نظارت ہذا کو مطلع فرما دیں۔ (ناظر امور عامہ)

تصحیح متعلقہ نتیجہ امتحان اطفال الاحمدیہ

الفضل ۱۷ر اگست ۱۹۵۸ء میں نتیجہ امتحان اطفال الاحمدیہ شائع ہوا ہے۔ اس لسٹ میں معیار اول میں دوم آنے والے طفل کا نام محمد اکرم لکھا گیا ہے۔ اصل نام محمد اکرام ہے۔ احباب تصحیح فرما لیں۔ (نائب مہتمم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

گوادر کی بندرگاہ اور اس کا ملحقہ علاقہ پاکستان کے حوالہ کر دیا گیا

وزیر اعظم ملک فیروز خاں نون کا پارلیمنٹ میں اعلان

کراچی ۹ ستمبر۔ وزیر اعظم ملک فیروز خاں نون نے کل صبح پارلیمنٹ میں اعلان کیا کہ پاکستان نے آج صبح گوادر کی بندرگاہ اور اس سے ملحقہ علاقہ پورے حاکمانہ اختیارات کے ساتھ اپنی تحویل میں لے لیا ہے۔ یاد رہے کہ گوادر ۱۷۸۴ء سے مسقط اور عمان کے سلطان کے قبضہ میں ہے۔

وزیر اعظم نے ایوان کے ہر طبقہ کی جانب سے نعرہ ہائے تحسین کی گونج میں اعلان کیا کہ گوادر کے عوام پاکستانی عوام سے آ ملے ہیں اور ان کا علاقہ اب اسلامی جمہوریہ پاکستان کا حصہ بن گیا ہے۔

وزیر اعظم نے برطانوی حکومت کا شکریہ ادا کیا جس نے اس سلسلہ میں پاکستان اور سلطان مسقط کی بات چیت کامیاب بنانے میں امداد و اعانت کی ہے۔ انہوں نے عمان و مسقط کے سلطان کا بھی شکریہ ادا کیا اور کہا کہ انہوں نے اپنے مدبرانہ اور دانشمندانہ اقدام سے پاکستانی عوام کے دل میں گھر کر لیا ہے۔

ملک فیروز خاں نون نے کہا کہ اس گفت و شنید کی کامیابی اور گوادر کی واپسی سے ظاہر ہوتا ہے کہ بین الاقوامی تنازعات پرامن اور اطمینان بخش طور پر حل کئے جا سکتے ہیں بشرطیکہ کسی تنازعہ کے فریقین اس کے متعلق انصاف پسندی اور معقولیت کا مظاہرہ کریں اور اپنے جذبات و تعصبات سے متاثر ہوئے بغیر کسی دانشمندانہ نتیجہ پر پہنچنا چاہیں۔

اس کے بعد کرشک سرامک پارٹی کے لیڈر مسٹر حمید الحق چودھری نے کہا کہ وزیر اعظم ایوان کے ہر طبقہ کی مبارک کے مستحق ہیں۔ وزارت کے اعلان کے بعد کل نو بجے صبح پارلیمنٹ کا اجلاس شروع ہوتے ہی وزیر اعظم نے حسب ذیل اعلان کیا۔

حکومت پاکستان نے ابھی ابھی ایک اعلامیہ جاری کیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ گوادر کی بندرگاہ اور اس کے ملحقہ علاقہ کا نظم و نسق پاکستان نے مکمل حاکمانہ حقوق کے ساتھ سنبھال لیا ہے۔ اس علاقہ پر ۱۷۸۴ء سے ہز ہائی نس سلطان مسقط و عمان کا قبضہ تھا۔ گوادر کے عوام اب پاکستانی عوام سے مل گئے ہیں اور پورا گوادر اسلامی جمہوریہ پاکستان کا حصہ بن گیا ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ پاکستان بھر کے عوام نے جن میں گوادر کے علاقہ کے باشندے بھی شامل ہیں اس اعلان پر دلی مسرت و شادمانی کا اظہار کیا ہے۔ میں جمہوریہ پاکستان میں گوادر کے باشندوں کی شرکت کا خیر مقدم کرتا ہوں اور انہیں یقین دلانا چاہتا ہوں کہ مذہب نسل اور ذات کی کسی تفریق کے بغیر ان کو پاکستان کے دوسرے شہریوں کے مساوی حقوق اور مراعات حاصل ہوں گے۔ وہ ایک جمہوریہ کے شہری ہوں گے جس اور اس کی عظمت اور خوشحالی میں وہ برابر کے شریک ہوں گے۔ گوادر کے باشندے جن میں ... غالب اکثریت بلوچی اور دیگر بلوچوں کی ہے نسلی اور ثقافتی اعتبار سے پاکستانی عوام کے بہت قریب ہیں۔

اہل حدیث کو مبارکباد

اخبارات سے یہ معلوم کر کے مسرت ہوئی کہ جمعیت اہل حدیث نے مودودیوں سے اس بنا پر سمجھوتہ کرنے سے انکار کیا ہے۔ کہ اہل حدیث کے بعض بزرگ انکار کرتے ہیں کہ مودودی صاحب نے اپنی کتاب تفہیمات حصہ اول میں مسلک اعتدال لکھ کر احادیث صحیحہ اور بخاری و مسلم تک کے اعتماد کو دھکا لگایا ہے جو انکار کا پہلا زینہ ہے۔ ہم اہل حدیث کو اس طرز فکر اور صلابت مسلک پر مبارکباد دیتے ہیں۔

وہ کونسا غیور مسلمان ہوگا جو مسلک اعتدال جیسے مضمون سے رجوع کئے بغیر مودودی کو منہ لگانے کو تیار ہو جو ہم اس پر ... ہلچل کو معیوب سمجھتے ہیں کہ یہ انکار و تکرار صرف چوٹیاں کی سیٹ محفوظ کرنے کے لئے ہے کم از کم حدیث کے حفاظ کے سوال میں اہل حدیث پر ایسی بدگمانی صحیح نہیں ہو سکتی۔

(سہ روزہ ترجمان اسلام لاہور ۹ ستمبر ۱۹۵۸ء)

مولانا اشرف علی صاحب تھانوی دیوبندی کا فتویٰ

"مودودی پارٹی کو حضرت مولانا اشرف علی صاحب دیوبندی مرحوم نے مرزائیوں سے بھی زیادہ خطرناک قرار دیا ہے۔ ان کی گمراہی میں علماء کے کسی فرقہ کو اختلاف نہیں ہے۔ ان کا امام مودودی قرآن کے مقابلہ میں اجتہاد کرتا۔ حدیث رسولؐ پر تنقید کرتا اور صحابہ کرام اور بزرگان دین کی شان میں گستاخی کرتا ہے۔ تمام علماء اور اولیاء نے اس کو مبتدع، گمراہ، معتزلی عقائد کا حامی، بے ادب، گستاخ اور دین میں بے باک قرار دیا ہے۔ سب کا فتویٰ ہے کہ مودودیوں کے پیچھے نماز پڑھنی ناجائز ہے۔"

(سہ روزہ ترجمان اسلام لاہور ۹ ستمبر ۱۹۵۸ء)

"پاکستان میں پانچ سال کے اندر ایٹمی بجلی گھر کام شروع کر دیگا"

ایٹمی توانائی کمیشن کے صدر ڈاکٹر نذیر احمد کا بیان

پاکستان کے ایٹمی توانائی کمیشن کے صدر اور ایٹم برائے امن کانفرنس میں پاکستانی وفد کے قائد ڈاکٹر نذیر احمد نے اس یقین کا اظہار کیا ہے کہ پاکستان میں پانچ سال تک ایک ایٹمی بجلی گھر کام شروع کر دے گا۔

ڈاکٹر نذیر احمد نے اخباری ملاقات کے دوران میں کہا ہے کہ ایٹمی توانائی ترقی پذیر ممالک کا معیار زندگی بلند کرنے اور اقتصادی حالت بہتر بنانے کے لئے عظیم صلاحیتیں رکھتی ہے۔ امریکہ اور دوسرے ممالک میں ایٹمی بجلی کی مشینیں تیار کرنے میں جو ترقی ہوئی ہے۔ وہ پاکستان اور دوسرے ترقی پذیر ملکوں کے لئے بڑی حوصلہ افزاء ہے۔ کیونکہ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایٹمی بجلی بالآخر ارزاں ہو جائے گی۔

ڈاکٹر نذیر احمد نے کہا کہ جس ملک نے بھی اپنی معیشت کو ترقی دینے، صنعتیں قائم کرنے، آبپاشی کا نظام درست کرنے مواصلات کا جال بچھانے اور اپنے عوام کو بجلی فراہم کرنے کے منصوبے بنائے ہوں۔ اس کے پاس سب سے پہلے توانائی پیدا کرنے کے کافی وسائل ہونے چاہئیں ایٹمی بجلی کو فروغ دینے کے لئے انہوں نے ہر ملک میں تین لوازم کی ضرورت پر زور دیا (۱) تربیت کی سہولتیں (۲) ماہرین اور (۳) مخصوص ساز و سامان۔ انہوں نے کہا کہ ماہرین کو ان میں سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہے۔

ڈاکٹر نذیر احمد نے جو پاکستان کے ایٹمی توانائی کمیشن کے صدر ہیں پیشگوئی کی کہ اکثر ترقی پذیر ممالک میں ایٹمی بجلی کے منصوبوں پر عملدرآمد شروع کرنے میں دس سال تک کا عرصہ لگ جائیگا۔ البتہ پاکستان کو توقع ہے کہ پانچ سال تک یہاں ایک ایٹمی بجلی گھر کام شروع کر دے گا۔ کیونکہ ہم تربیت یافتہ سائنسدانوں کی تعداد کے لحاظ سے کئی ممالک سے آگے ہیں۔

ماہرین کی تربیت

ڈاکٹر نذیر احمد نے بتایا کہ پاکستان کے چالیس ایٹمی ماہرین امریکہ اور برطانیہ کے علاوہ معاہدہ بغداد کے ایٹمی مرکز میں تربیت پا چکے ہیں۔ مزید زیر تربیت ہیں۔ اور آئندہ سال متعدد پاکستانیوں کو ایٹمی مراکز میں تربیت کے لئے بھیجا جائے گا۔

ڈاکٹر نذیر احمد نے مزید کہا "ایٹمی بجلی سے قطع نظر زراعت۔ دوا سازی صنعت خوراک کے تحفظ۔ امراض کی تشخیص اور علاج اور دوسرے کئی شعبوں میں تابکار ذرات کا استعمال بھی ترقی پذیر ممالک کے لئے بہت مفید ثابت ہوگا"

انہوں نے کہا کہ ایٹم برائے امن کانفرنس میں ان موضوعات پر جو مقالے پیش کئے گئے ہیں۔ ان میں اچھے نتائج کی نشان دہی کی گئی ہے۔ پاکستانی وفد نے گیارہ مقالے پیش کئے ہیں۔ اس کانفرنس میں ہائیڈروجن کی توانائی کو قابو میں کرنے کے تجربات میں بھی کامیابی کی علامتیں ظاہر ہوئی ہیں اس سلسلے میں ایک اہم ترقی یہ ہے کہ امریکہ برطانیہ اور روس نے اپنے تجربات سے حاصل شدہ معلومات کی اشاعت سے پابندی اٹھا دی ہے۔

پاکستان میں ایٹمی توانائی کے استعمال کے بارے میں انہوں نے بتایا کہ بائیو کیمسٹری۔ طبی سائنس اور صنعت میں تابکار ذرات کے استعمال کو فروغ دینے کے لئے کراچی میں ایک تجربہ گاہ قائم کر دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ لاہور ڈھاکہ اور ملتان میں چار طبی مرکز کھولے جائیں گے۔ جہاں امراض کی تشخیص اور علاج میں تابکار ذرات استعمال کئے جائیں گے۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ آئندہ سال کے اختتام تک پاکستان میں تحقیق۔ تربیت اور تابکار ذرات کی پیداوار کے لئے ایک تحقیقی ری ایکٹر کام شروع کر دے گا۔

آئزن ہاور کو روس کی جوابی دھمکی

لندن ۸ ستمبر۔ اشتراکی چین کو صدر آئزن ہاور کی دھمکی کے جواب میں روس نے امریکہ کو دھمکی دی ہے کہ امریکہ نے مشرق بعید میں براہ راست فوجی کارروائی کے ذریعہ مداخلت کی تو اس کو تباہ کن جوابی حملے کا سامنا کرنا ہوگا۔

روس کے بیان کے ساتھ جو سرکاری اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ وزیر اعظم خروشچیف کریمیا سے اچانک ماسکو واپس آگئے۔ کریمیا میں وہ چھٹیاں گزارنے گئے تھے۔

* تونس ۸ ستمبر معلوم ہوا ہے کہ تونس کے صدر حبیب بورقیبہ کی صدارت میں پیر کو تونسی کابینہ کا ایک اجلاس ہوگا جس میں اس سوال پر غور کیا جائے گا کہ تونس کو عرب لیگ میں شریک ہونا چاہیے یا نہیں۔

ملک نون اور پنڈت نہرو نے سرحدی تنازعات پر بات چیت شروع کر دی

دونوں حکومتوں نے ایک دوسرے کے قیدی رہا کر دیئے

نئی دہلی ۱۰ ستمبر۔ وزیر اعظم پاکستان ملک فیروز خان نون اپنے مشیروں کے ہمراہ کل نئی دہلی پہنچے۔ ہوائی اڈہ پر بھارتی وزیروں اور سفارتی نمائندوں نے ملک نون کا پرتپاک خیر مقدم کیا۔ اس کے بعد آج سہ پہر ملک نون اور پنڈت نہرو نے سرحدی تنازعات پر بات چیت شروع کر دی۔ دریں اثنا دونوں حکومتوں نے ان اشخاص کو رہا کر دیا ہے۔ جنہیں حالیہ سرحدی جھڑپوں کے دوران گرفتار کیا گیا تھا۔ — ملک نون نے پالم کے ہوائی اڈہ پر اخباری نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا "میں یہاں پہنچ کر بڑا خوش ہوا ہوں۔ میں اپنے آپ کو یہاں اجنبی نہیں پاتا۔ بھارت میں میرے کئی دوست ہیں اور ان سے مل کر میں بڑا خوش ہوں گا۔ مجھے توقع ہے کہ وزیر اعظم نہرو سے بات چیت میں مجھے کچھ نہ کچھ کامیابی ضرور حاصل ہو گی"

ہوائی اڈہ پر پنڈت نہرو۔ دوسرے بھارتی وزراء۔ سفارتی نمائندے اور کئی دوسرے لوگ موجود تھے۔ بھارتی فوج کے ایک دستے نے ملک نون کو گارڈ آف آنر پیش کیا۔ اس کے بعد ملک نون ایوان صدر روانہ ہو گئے۔ ہوائی اڈہ سے ایوان صدر تک بھارت اور پاکستان کے پرچم لہرا رہے تھے۔ راستے میں لوگوں نے تالیاں بجا کر ملک نون اور ان کے رفقاء کو خوش آمدید کہا۔ ملک نون اور ان کے رفقاء ایوان صدر سے گاندھی جی کی سمادھی پر گئے۔ جہاں انہوں نے پھول چڑھائے۔

سہ پہر کو پنڈت نہرو اور ملک نون کی بات چیت شروع ہو گئی جو دو گھنٹے سے زائد عرصہ تک جاری رہی۔ شام کو پاکستانی ہائی کمشنر میاں ضیاء الدین نے ملک نون کے اعزاز میں دعوت دی جس میں پنڈت نہرو اور دوسرے بھارتی وزراء بھی شریک ہوئے۔

کل صبح پنڈت نہرو اور ملک نون میں پھر ملاقات ہو گی اور جمعرات کی صبح کو ملک نون کراچی واپس روانہ ہو جائیں گے۔

ڈھاکہ میں سیرۃ النبی کا عظیم الشان جلسہ

(بقیہ صفحہ اوّل)

آپ کے بعد مربی سلسلہ احمدیہ جناب مولوی ...بدر اعجاز احمد صاحب نے اپنی تقریر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے عشق و محبت پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ ...نیز آپ کی وہ منفرد تحریرات پیش کیں جن میں آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارفع مقام اور عظیم الشان کارناموں کو نہایت خوبی اور فصاحت سے پیش فرمایا۔

ڈھاکہ کے نامور مسلمان لیڈر جناب ...غلام نبی ور صاحب چوہدری ایم پی اے ...نے جو عالمی پیمانے پر ایک ہی حکومت کے قیام کے علمبردار پارلیمانی گروپ کے رکن ہیں اپنی تقریر میں کہا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک عظیم کارنامہ یہ ہے کہ آپ نے تمام درمیانی واسطوں کو ختم کر کے انسان اور خدا کے درمیان براہ راست تعلق کو قائم کیا۔ دوران تقریر میں انہوں نے کہا آج عالمی پیمانے پر ایک ہی حکومت کے قیام پر زور دیا جاتا ہے۔ لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے آج سے ساڑھے تیرہ سو سال قبل ہی متحدہ انسانیت کا تصور پیش فرمایا اور اس امر پر زور دیا کہ تمام بنی نوع انسان ایک ہی انسانی برادری کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اس کے ثبوت میں چوہدری صاحب موصوف نے قرآن مجید کی متعدد آیات پیش کیں۔

صاحب صدر نے اپنی صدارتی تقریر میں اس امر پر افسوس کا اظہار کیا کہ آجکل پاکستان میں اسلامی تعلیمات پر کما حقہ عمل سے لاپرواہی ہوتی جا رہی ہے۔ آپ نے فرمایا پاکستان میں اسلام کو ایک لحاظ سے امتحانی مرحلہ درپیش ہے۔ کیونکہ مملکت پاکستان جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے ایک اسلامی جمہوریہ ہے۔ اگر خدا نخواستہ اسلام کو صحیح معنوں میں رائج کرنے کا یہ تجربہ ناکام رہا تو پھر دنیا بھارتی اس ناکامی کو اسلام کی طرف منسوب کرے گی۔ آپ نے اس امر پر خاص زور دیا کہ ہمیں اسلام کی بے نظیر تعلیمات کو اپنی زندگیوں میں اس حد تک رائج کرنا چاہیئے کہ ہم دنیا کے سامنے اسلام کا صحیح عملی نمونہ پیش کرنے میں کامیاب ہو سکیں۔ جلسہ میں ہر مذہب و ملت کے لوگ بہت بھاری تعداد میں شریک ہوئے۔ ہال سامعین سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ جملہ صاحب صدر دیگر مقررین اور جملہ سامعین کے شکریہ کے بعد مغرب سے قبل اختتام پذیر ہوا۔

درخواستہائے دعا

(۱) میری اہلیہ گذشتہ دس روز سے بعارضہ درد شکم و بخار شدید بیمار ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (غلام محمد پٹھان۔ کارکن دفتر تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

(۲) خاکسار کا چھوٹا بچہ شفیق احمد بوجہ ملیریا بخار سات آٹھ دن سے بہت بیمار ہے۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ عزیز کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (منیر احمد کاتب سرگودھا)